بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روخز دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۲ | ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۸۹ ہجری شمسی | ۳ وفا ۱۳۴۸ ہش | ۳ جولائی ۱۹۶۹ء | نمبر ۱۵۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بدیوں سے بچنا چاہیئے اور اس کے بالمقابل نیکی کرنی چاہیئے

جو اسی پر مغرور ہے کہ بدی نہیں کرتا وہ نادان ہے

"یہ بھی یاد رکھو کہ تقویٰ اس کا نام نہیں کہ موٹی موٹی بدیوں سے پرہیز کرے بلکہ باریک در باریک بدیوں سے بچے۔ مثلاً ٹھٹھے اور ہنسی کی مجلسوں میں بیٹھنا یا ایسی مجلسوں میں بیٹھنا جہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہتک یا اسلئے بھائی کی شان پر حملہ ہو رہا ہو اگرچہ ان کی ہاں میں ہاں بھی نہ ملائی ہو مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بھی برا ہے کہ ایسی باتیں کیوں سنیں یہ ان لوگوں کا کام ہے جن کے دلوں میں مرض ہے۔ کیونکہ اگر ان کے دلوں میں بدی کی حس نہ ہوتی تو وہ کیوں ایسا کرتے اور کیوں ان مجلسوں میں جا کر ایسی باتیں سنتے۔

یہ بھی یاد رکھو کہ ایسی باتیں سننے والا بھی کرنے والا ہی ہوتا ہے۔ جو لوگ زبان سے ایسی باتیں کرتے ہیں وہ تو صریح مرتد کے نیچے ہیں کیونکہ انہوں نے ارتکاب گناہ کا کیا ہے۔ لیکن جو پچھلے ہو کر بیٹھے رہے ہیں وہ بھی اس گناہ کے خمیازہ کا شکار ہوں گے۔ اس حصہ کو بڑی توجہ سے یاد رکھو اور قرآن شریف کو بار بار پڑھ کر سوچو۔

یہ تو وہ پہلا حصہ ہے نیکی کا نیکی اسی پر ختم نہیں۔ بعض لوگ ہندوؤں، عیسائیوں اور دوسری قوموں میں بھی پائے جاتے ہیں جو بعض گناہ نہیں کرتے۔ مثلاً بعض جھوٹ نہیں بولتے۔ کسی کا مال ناحق نہیں کھاتے۔ قرضہ دیا نہیں لیتے بلکہ واپس کرتے ہیں۔ معاملات معاشرت میں بھی پکے ہوتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اتنی ہی بات نہیں جس سے وہ راضی ہو جاوے۔ بدیوں سے بچنا چاہیئے اور اس کے مقابل نیکی کرنی چاہیئے۔ اس کے بغیر خلاصی نہیں۔ جو اسی پر مغرور ہے کہ وہ بدی نہیں کرتا وہ نادان ہے۔ اسلام انسان کو اسی حد تک نہیں پہنچاتا اور چھوڑتا بلکہ وہ دونوں شقیں پوری کرانی چاہتا ہے یعنی بدیوں کو تمام و کمال چھوڑ دو اور نیکیوں کو پورے اخلاص سے کرو۔ جب تک یہ دونوں باتیں نہ ہوں نجات نہیں ہو سکتی۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہشتم صفحہ ۳۷۷)

★

اخبار احمدیہ

۔۔۔ ربوہ ۲ وفا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق مری سے آمدہ ۳۰ احسان کی اطلاع کے مطابق حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت و سلامتی کے متعلق التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی ادائیگی کے متعلق ضروری اعلان

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات کی ادائیگی کی آخری تاریخ ۳۰ جون تھی۔ البتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ملازمین حضرات کو یکم جولائی کے روز ادائیگی کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ اس سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا منشاء مبارک یہ تھا کہ جونہی ماہ جون کی تنخواہ ملے وہ ادائیگی کر دیں۔ پس ملازم احباب جن کو تنخواہ یکم تاریخ کی بجائے کسی اور تاریخ کو ملتی ہے وہ جون کی تنخواہ وصول کرنے کے بعد اولین فرصت میں اپنا وعدہ ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

افرادِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ولادتِ باسعادت

یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب ابن ماہ احسان ۱۳۴۸ ہش مطابق ۳۰ جون ۱۹۶۹ء بروز دوشنبہ پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ والد محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ اور محترمہ سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ کا پہلا بچہ۔ نیز محترم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب اور محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ کا پہلا نواسہ ہے۔ ادارہ الفضل ولادت کی اس مبارک تقریب پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ، حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا، محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ، محترم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم روحانی ورثہ سے وافر عطا فرما کر دنیا و دین کی حسنات سے مالا مال فرمائے آمین اللّٰھم آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳ وفا ۱۳۴۸ ہش

تقویٰ اسلامی اخلاق کی بنیاد ہے

اسلام کی بنیاد تقوے پر ہے۔ بے شک اسلام نے زندگی اور معاشرہ میں امن اور سلامتی کے لئے چند مفید راہ نما قوانین اور اصول بتائے ہیں۔ لیکن جب تک انسان میں تقوے نہ ہو۔ اس وقت تک یہ قوانین اور اصول کچھ مفید نتیجہ پیدا نہیں کر سکتے۔ چنانچہ قرآن کریم کے شروع ہی میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ

یعنی قرآن کریم ایسی کتاب ہے۔ جس میں بلاشبہ و شک ایسی ہدایتیں ہیں جو متقین کے لئے ہیں۔ اس میں اللہ تعالےٰ نے قرآنی ہدایات کی طرف توجہ دلا کر یہ واضح فرمایا ہے۔ کہ ان ہدایتوں کا فائدہ انہی لوگوں کو ہو سکتا ہے۔ جو متقی ہوں یا دوسرے لفظوں میں یہ کہ صرف متقی لوگ ہی ان ہدایات پر عمل کر سکتے ہیں۔

یہ تو ممکن ہے کہ ہم بعض قرآنی ہدایات کو ملکی قانون میں شامل کر لیں اور ان پر بالجبر عمل کرائیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ معاشرہ میں امن و سلامتی کے قیام و استحکام کے لئے بعض ایسی ہدایات دے۔ یا دوسرے لفظوں میں احکام الٰہی موجود ہیں جو تعزیری ہیں۔ اور جن پر حکومت کو بالجبر عمل کرانا پڑتا ہے مثلاً سرقہ یا بدکاری کی سزا وغیرہ۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ کسی معاشرہ سے ایسی برائیوں کو دور کرنے کے لئے صرف جبر کا اگر آلہ ثابت نہیں ہوتا۔ مثلاً ایک چور جانتا تو ہے کہ اس کو چوری کی سزا حکومت کی طرف سے مل سکتی ہے۔ مگر جب وہ چوری کرتا ہے تو اس کو یقین ہوتا ہے کہ وہ حکومت کی سزا سے کسی نہ کسی طرح ضرور بچ جائے گا۔ جب وہ چوری کے جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔ تو اپنی کوشش تک تمام ایسا بندوبست کر لیتا ہے۔ کہ اول تو وہ پکڑا ہی نہ جائے۔ اور اگر پکڑا جائے تو کوئی شہادت اس کو مجرم ٹھہرانے کے لئے موجود نہ ہو۔ چنانچہ مہذب ممالک میں چوری کے لئے نئے نئے اچھوتے طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔ جو صاحبان نظم و نسق کے لئے مشکلات پیدا کرتے ہیں۔ اکثر قاتل مقتول کی لاش کا نام و نشان مٹا دینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح دیگر جرائم کے ارتکاب کے لئے ایسا ماحول پیدا کیا جا سکتا ہے۔ کہ مجرم اپنے فعل کی سزا سے بچ جائے۔ اس طرح ثابت ہوتا ہے۔ کہ محض تعزیری کارروائی کا ڈر انسان کو برائیوں سے بچنے کے لئے کافی نہیں ہے۔

اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ معاشرہ میں سکون و سلامتی قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ معاشرہ کے ارکان کے سامنے نہ صرف قانونی انتقام کی مشینری موجود ہو بلکہ خود اس کے اندر سے انسان کے افعال پر کنٹرول کیا جائے۔ دوسرے لفظوں میں اس کے دل میں تقوے ہو۔ وہ نہ صرف یہ جانتا ہو کہ اس کو جرم کی قانونی سزا مل سکتی ہے بلکہ اس کو عرفان ہو کہ اس کی اپنی زندگی کی فلاح کرنے کے لئے ایسے جرائم سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ یہی احساس دراصل اسلامی قانون کے نفاذ کے لئے پہلی شرط ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ بات انسان میں بیرونی ذرائع سے نشوونما نہیں پا سکتی۔ اس احساس کو بیدار کرنے کے لئے کوئی چیز اس کے اندر سے ہی پیدا ہونی چاہیئے۔ جس کو ہم تقوے کہتے ہیں۔

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ تقوے میں بڑھ چڑھ کر ہو۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہمیں جس بات پر مامور کیا ہے۔ وہ یہی ہے کہ تقوے کا میدان خالی پڑا ہے۔ تقوے ہونا چاہیئے نہ یہ کہ تلوار اٹھاؤ۔ یہ حرام ہے۔ اگر تم تقوے کرنے والے ہو گے تو ساری دنیا تمہارے ساتھ ہو گی۔ پس تقوے پیدا کرو۔ جو لوگ شراب پیتے ہیں یا جن کے مذہب کے شعائر میں شراب جزو اعظم ہے۔ ان کو تقوے سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ وہ لوگ نیکی سے جنگ کر رہے ہیں۔ پس اگر اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کو ایسی خوش قسمت دے۔ اور انہیں توفیق دے کہ وہ بدیوں سے جنگ کرنے والے ہوں اور تقوے اور طہارت کے میدان میں ترقی کریں۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔ اور اس سے بڑھ کر کوئی چیز موثر نہیں ہو سکتی۔ اس وقت کل دنیا کے مذاہب کو دیکھ لو۔ کہ اصل غرض تقوے مفقود ہے۔ اور دنیا کی وجاہتوں کو خدا بنایا گیا ہے۔ حقیقی خدا چھپ گیا ہے۔ اور سچے خدا کی ہتک کی جاتی ہے۔ مگر اب خدا چاہتا ہے کہ وہ آپ ہی مانا جاوے اور دنیا کو اس کی معرفت ہو۔ جو لوگ دنیا کو خدا سمجھتے ہیں وہ متوکل نہیں ہو سکتے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۵۷ و صفحہ ۳۵۸)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالےٰ کی خشیت

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ اَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ

(مسلم کتاب التوبۃ)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر مومن کو اللہ تعالےٰ کی سزا اور گرفت کا اندازہ ہو کہ کتنی سخت اور شدید ہے تو وہ جنت کی امید نہ رکھے۔ اور یہی سمجھے کہ اس گرفت اور سزا سے بچنا محال ہے اور اگر کافر کو اللہ تعالےٰ کے خزائن رحمت کا اندازہ ہو۔ تو وہ اس کی جنت سے ناامید نہ ہو۔ اور یقین رکھے کہ اتنی بڑی رحمت سے بھلا کون بدقسمت محروم رہ سکتا ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

— اخبار الفضل —

— خود خرید کر پڑھے

قرآنِ مجید کے متعلق عددی معلومات

(مکرم عطاء المجیب صاحب راشد ایم۔ اے۔ شاہد۔ ربوہ)

قرآن مجید اللہ تبارک وتعالیٰ کا مقدس کلام ہے جو اس نے اپنے محبوب بندے، آقائے نامدار سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا۔ اس بے مثال شریعت کا نزول حکیم خدا کی طرف سے حکمتِ کاملہ کے نتیجہ میں ہوا اور ہر مسلمان علی وجہ البصیرت اس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ حکیم خدا کے کلامِ محکم ہونے کی حیثیت سے قرآنِ مجید کا ایک ایک لفظ برحق اور پُرحکمت ہے۔ قرآنِ مجید کا ہر ایک لفظ اپنی ذات میں علوم و معارف کا ایک بحرِ بیکراں ہے۔ اس دعوے کے ثبوت میں ان ہزاروں تفاسیر کو پیش کیا جاسکتا ہے جو ہزاروں نابغۂ روزگار مفسرین کی سالہا سال کی عرق ریزی سے منصۂ شہود پر آئیں لیکن آج تک نہ تو کبھی کسی مفسر نے جملہ معارفِ قرآنیہ کو حیطۂ بیان میں لانے کا دعوےٰ کیا ہے اور نہ عملاً ایسا ہو سکا ہے۔ بلکہ ان تفاسیر کے پڑھنے سے تو علوم کے نئے سے نئے میدان اور معارفِ قرآنیہ کے نئے سے نئے افق نظر آتے چلے جاتے ہیں۔

قرآنِ کریم کے اس اعجازی اور پُرحکمت کلام ہونے کی وجہ سے عشاقِ قرآنِ مجید کی توجہ قرآنِ مجید کے الفاظ اور حروف کی طرف بھی گئی ہے کیونکہ جہاں یہ بات درست ہے کہ قرآنِ مجید کی آیات اور الفاظ پُرحکمت ہیں وہاں یہ بات بھی بلاخوفِ تردید کہی جاسکتی ہے کہ قرآنِ مجید میں استعمال ہونے والے حروف اور ان کی تعداد بھی کسی نہاں در نہاں حکمت پر مبنی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"قرآنِ شریف کے حروف اور ان کے اعداد بھی معارفِ مخفیہ سے خالی نہیں ہوتے۔" (نزول المسیح صفحہ ۴۶)

حضرت مسیحِ پاک علیہ السلام کے اس ارشاد کا یہ مطلب ہے کہ قرآنِ مجید میں استعمال ہونے والے حروف اور حروفِ ابجد کے لحاظ سے ان کے اعداد میں بھی عظیم الشان معارف اور پیشگوئیاں بیان ہوتی ہیں۔ حضورؑ کے اس ارشاد کو پڑھنے سے خاکسار کی توجہ اس طرف گئی کہ قرآنِ مجید کے بارہ میں اعداد و شمار سے تعلق رکھنے والی متفرق معلومات کو یکجا کر دیا جائے کیونکہ قرآنِ مجید میں استعمال ہونے والے تمام حروف اور ان کی تعداد بھی خدا تعالیٰ کی کسی خاص حکمت سے وجود میں آئی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں قرآنِ مجید کے معارفِ مخفیہ عطا فرمائے اور ان کی روشنی میں اعمالِ صالحہ بجا لانے کی توفیق دے۔ آمین۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت کے مطابق قرآنِ مجید میں آیات اور حروف وغیرہ کی تعداد حسبِ ذیل ہے:۔

آیات	۶۶۶۶	حروف	۳۲۲۶۷۱	کلمات	۸۶۴۳۰
سیپارے	۳۰	سورتیں	۱۱۴	رکوع	۵۴۰
سجدات	۱۴	زبریں	۵۳۲۴۳	پیش	۸۸۰۴
زیریں	۳۹۵۸۲	نقطے	۱۰۵۶۸۲	مَدّ	۱۷۷۱
تشدید	۱۲۵۳	(ایک روایت کے مطابق حروف ۳۲۳۰۱۵ اور کلمات ۷۷۹۳۴ ہیں)			

حروف کی مزید تفصیل یہ ہے:۔

ا	۴۸۸۷۲	ب	۱۱۴۲۸	ت	۱۰۹۹
ث	۱۲۷۶	ج	۳۳۷۳	ح	۳۷۹۳
خ	۲۴۱۶	د	۵۶۰۲	ذ	۴۶۷۷
ر	۱۱۷۹۳	ز	۱۵۹۰	س	۵۸۹۱
ش	۲۲۵۳	ص	۲۰۱۳	ض	۱۶۰۷
ط	۱۲۷۷	ظ	۸۴۲	ع	۹۲۲۰
غ	۲۲۰۸	ف	۸۴۹۹	ق	۶۸۱۳
ک	۹۵۰۰	ل	۳۰۴۳۲	م	۲۶۵۶۰
ن	۴۵۱۹۰	و	۲۵۵۳۶	ہ	۱۹۰۷۰
ی	۴۵۹۱۹	لا	۴۷۲۰		

نوٹ:۔ یاد رہے کہ آیات کی تعداد کے بارہ میں اختلاف۔ بعض نے ۶۲۳۴ اور ۶۲۳۶ بھی لکھی ہے۔ حضرت ابنِ عباسؓ کے قول کے مطابق یہ تعداد ۶۲۱۶ ہے۔

ہر روز قرآنِ کریم کی کتنی آیات کا نزول ہوا؟ یہ معلوم کرنے کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر کتنا عرصہ وحی نازل ہوتی رہی۔ قرآنِ مجید کی وحی کے نزول کے شروع ہونے کے وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر قمری حساب سے ۴۰ سال اور ۷ ماہ تھی شمسی حساب سے آپؐ کی عمر اس وقت ۳۹ سال تین ماہ اور ۱۶ دن تھی۔ کتبِ تاریخ میں لکھا ہے کہ یہ پہلی وحی ۲۸ جولائی ۶۱۰ء کو ہوئی تھی۔ اور یہ (باختلاف روایات) رمضان کی ۱۷ تاریخ تھی۔ فترتِ وحی کا عرصہ اندازاً ۲½ سال تھا۔ آخری وحی کے بارہ میں اختلاف ہے ایک روایت کے مطابق آخری وحی وصالِ نبوی سے ۹ دن قبل ہوئی تھی۔ گویا موٹے طور پر کہا جاسکتا ہے کہ قرآنِ مجید کا نزول تیرہ سال مکہ میں اور دس سال مدینہ میں کُل مجموعی طور پر ۲۳ سال میں پورا ہوا۔ ہر روز قرآنِ مجید کے نزول کی مقدار کے بارہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی تحقیق مندرجہ ذیل ہے۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے:۔

"اگر آپؐ کی نبوت کے مجموعی ایام کے مقابلہ پر قرآنی آیات کی مجموعی تعداد کو رکھ کر دیکھا جائے تو روزانہ نزول کی اوسط ایک آیت سے بھی کم بنتی ہے کیونکہ جہاں آپؐ کی نبوت کے ایام کم و بیش سات ہزار نو سو ستر (۷۹۷۰) بنتے ہیں وہاں قرآنی آیات کی تعداد صرف چھ ہزار دو سو چھتیس (۶۲۳۶) ہے اور چونکہ قرآنی الفاظ کی مجموعی تعداد ستتر ہزار نو سو چونتیس (۷۷۹۳۴) ہے اس لئے فی آیت بارہ الفاظ کی اوسط ہوئی جس سے روزانہ نزول کی اوسط کم و بیش نو لفظ سمجھی جاسکتی ہے۔"

(سیرۃ خاتم النبیین حصہ اوّل صفحہ ۴، صفحہ ۵)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

"یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن شریف کا نزول قریباً تئیس سال یا زیادہ صحیح طور پر ساڑھے بائیس سال کے عرصہ میں آہستہ آہستہ ہوا تھا اور گو درمیان میں بعض ناغے ہو جاتے تھے اور بعض ایام میں زیادہ حصہ اکٹھا نازل ہو جاتا تھا لیکن اگر حسابی طور پر قرآنِ شریف کی مجموعی آیات کو جو قریباً چھ ہزار دو سو چونتیس (۶۲۳۴) ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ نبوت کے دنوں پر جو قمری حساب سے قریباً سات ہزار نو سو ستر بنتے ہیں پھیلا کر دیکھا جاوے تو فی یوم صرف ۷۸ء یعنی ایک آیت سے بھی کم کا حساب نکلتا ہے۔"

(سیرۃ خاتم النبیین جلد دوم حاشیہ صفحہ ۳۸۷)

قرآنِ مجید کے نزول کا معیّن زمانہ ایک روایت کے مطابق حضورؐ کے قیامِ مکہ میں ۱۲ برس ۵ مہینے اور ۲۱ دن ہے۔ اور قیامِ مدینہ میں دس برس چھ مہینے اور نو دن بنتا ہے۔ قرآن مجید کی کُل ۱۱۴ سورتوں میں سے ۹۳ مکہ میں اور باقی ۲۱ مدینہ میں نازل ہوئیں۔ حجم کے اعتبار سے مکی سورتیں قرآن مجید کے ⅓ اور مدنی سورتیں ⅔ حصہ پر مشتمل ہیں۔

قرآن مجید کی کُل ۶۶۶۶ آیات میں سے وعدہ کی آیات ۱۰۰۰، وعید کی ۱۰۰۰، حکم پر مشتمل ۱۰۰۰، نہی سے متعلق ۱۰۰۰، امثال کی آیات ۱۰۰۰، حلال و حرام سے متعلق ۵۰۰، قصص کی ۵۰۰، صبح و شام تسبیح و تحمید کی ۱۰۰، نماز کے متعلق ۱۵۰ اور متفرق ۴۱۶ آیات ہیں۔

قرآن مجید کی سات منازل معروف ہیں۔ روایات میں آتا ہے کہ نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سات روز میں قرآنِ مجید کا ایک دَور مکمل فرمایا کرتے تھے۔ یہ منازل حسبِ ذیل ہیں:۔

۱۔ سورۃ فاتحہ سے سورۃ نساء تک
۲۔ سورۃ مائدہ سے سورۃ توبہ تک
۳۔ سورۃ یونس سے سورۃ نحل تک
۴۔ سورۃ بنی اسرائیل سے سورۃ الفرقان تک
۵۔ سورۃ شعراء سے سورۃ یٰسین تک
۶۔ سورۃ الصّٰفّٰت سے سورۃ الحجرات تک
۷۔ سورۃ قٓ سے سورۃ الناس تک۔

مختلف سورتوں کی طوالت کے لحاظ سے قرآن مجید کو مندرجہ ذیل حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:۔

۱۔ سبع الطوال۔ یعنی سورہ بقرہ۔ آل عمران۔ نساء۔ مائدہ، انعام، اعراف، انفال اور توبہ۔

۲۔ سبع المئین۔ ان سورتوں میں کم و بیش سو آیات ہیں۔ یہ حصہ سورۃ یونس سے فاطر

تک ہے۔

۳۔ سبع المثانی۔ یہ سورتیں قصص کو بیان کرتی ہیں اور ان کی تعداد آیات سو سے کم ہے۔ یہ حصہ سورۃ یٰسین سے سورۃ قٓ تک ہے۔

۴۔ مفصّل۔ اس حصہ میں چھوٹی چھوٹی اور علیحدہ سورتیں شامل ہیں۔ یہ حصہ سورۃ قٓ سے سورۃ النّاس تک ہے اس کی مزید تقسیم اس طرح کی گئی ہے:۔

ا۔ طوال مفصّل۔ یعنی سورۃ قٓ سے مرسلات تک۔

ب۔ اوساط مفصّل۔ یعنی سورۃ نبأ سے الضحیٰ تک۔

ج۔ قصار مفصّل۔ یعنی الم نشرح سے الناس تک

قرآن مجید کی مختلف سورتوں کی ابتداء مختلف انداز میں ہوئی ہے۔ سات سورتوں کو لفظ سبحٰن سے، دس کو لفظ نداء سے، پانچ کو نداءِ رسول سے اور پانچ سورتوں کو ندائے امّت سے شروع کیا گیا ہے۔ ۲۹ سورتوں کو حروفِ مقطعات سے شروع کیا گیا ہے۔ اور ان ۲۹ سورتوں میں استعمال ہونے والے حروفِ مقطعات میں حروفِ تہجی کی کل تعداد ۱۴ ہے جو ۲۹ حروفِ تہجی کا نصف اقل ہے۔ ۱۴ کے عدد کو منتخب کرنے میں دراصل یہ اشارہ ہے کہ حروفِ تہجی بھی بنیادی طور پر ۲۸ ہیں۔ قرآن مجید کی سورتوں کی ابتداء کے سلسلہ میں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ ۳۰ سورتوں کو جملہ خبریہ سے، ۱۵ کو الفاظِ قسم سے، ۷ کو حروفِ شرط سے، ۶ کو امر کے صیغہ سے، ۶ کو استفہام کے صیغہ سے، ۳ کو بددعا کے الفاظ سے، اور ایک کو تعلیل سے شروع کیا گیا ہے۔

قرآنِ مجید میں وہ الفاظ جو بار بار استعمال ہوئے ہیں ان کی تعداد ۲۰۰۰ ہے۔ ان الفاظ میں سے ایک تہائی ایسے ہیں جو اردو میں بھی کسی نہ کسی اشتقاق کی شکل میں متحمل ہیں۔ قرآنِ مجید میں ۱۹۲۵ ماضی کے صیغے ہیں اور ۱۵۲۵ مضارع کے۔

قرآنِ مجید کی سب سے لمبی سورہ ـــ سورۃ بقرہ ہے جس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سمیت ۲۸۷ آیات ہیں۔ آیات کی تعداد کے لحاظ سے سب سے چھوٹی سورتیں تین ہیں جن کے نام یہ ہیں:۔

سورۃ عصر۔ سورۃ نصر اور سورۃ کوثر

ان تینوں سورتوں میں آیات کی تعداد چار ہے۔ اگر الفاظ کی تعداد کو مدِنظر رکھا جائے تو سب سے چھوٹی سورۃ ـــ سورۃ کوثر ہے۔ اس کے حروف کی تعداد ۱۰ ہے۔ قرآن مجید کی سب سورتوں کی ابتداء (سوائے سورۃ توبہ کے) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے ہوتی ہے سورۃ توبہ کے شروع میں بسم اللہ نہیں ہے کیونکہ اس کو سورۃ ماقبل ـــ الانفال کا ایک حصہ قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید کی ایک سورۃ ـــ سورۃ نمل کے درمیان میں بھی ایک خط کے ضمن میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم استعمال ہوا ہے۔ اس طرح اس سورۃ میں دو دفعہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم استعمال ہوتا ہے۔ مجموعی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ کل ۱۱۴ سورتوں میں ۱۱۴ بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم استعمال ہوا ہے۔

قرآن مجید کی سورتوں میں سے ۷ سورتیں ایسی ہیں جن کے نام انبیاء کے نام پر آئے ہیں۔ یہ سورتیں مندرجہ ذیل ہیں:۔

سورۃ یونس۔ سورۃ ہود۔ سورۃ یوسف۔ سورۃ ابراہیم۔ سورۃ محمد
سورۃ نوح اور سورۃ لقمان۔

جن صحابہ کرامؓ کو کاتبانِ وحی کے طور پر قرآنِ مجید کے نزول کے ایام میں مختلف آیات لکھنے کی سعادت نصیب ہوئی ان کی مجموعی تعداد ۴۰ بنتی ہے۔ اس وقت تک دُنیا کی قریباً پچاس زبانوں میں قرآن مجید کے ۴۰۰ سے زائد تراجم شائع ہو چکے ہیں۔

قرآنِ مجید ایک بے نظیر کتاب ہے جس کی مثال پیش کرنے سے ہر دور کا انسان عاجز رہا ہے اور رہے گا۔ قرآنِ مجید میں پانچ ایسے مقامات ہیں جہاں پر واضح الفاظ میں چیلنج کے رنگ میں قرآن مجید کی نظیر پیش کرنے کی مخالفین کو دعوت دی گئی ہے۔

قرآنِ مجید کی سات مشہور قراءتیں ہیں۔ قبائل کے لہجہ اور تلفظ میں اختلاف کی وجہ سے یہ ظہور میں آئیں اور ابتدائی ایام میں سہولت کے پیش اس کی اجازت دی گئی۔ بعض کا خیال ہے کہ صحابہؓ میں سے سات مشہور قاری تھے جن کے نام پر یہ قراءتیں رائج ہو گئیں۔

قرآنِ مجید میں کیا کچھ بیان ہوا ہے؟ اس کا جواب بہت تفصیل چاہتا ہے کیونکہ قرآن مجید تو علوم و معارف اور حکمتوں کا ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔ ایک بحرِ بیکراں ہے جس کی گہرائی اور گہرائی کا بالاستیعاب احاطہ کرنا کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔ اعداد و شمار سے متعلق اہم باتوں کو اختصار سے بیان کرتا ہوں۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلوی نے اَلْفَوْزُ الْکَبِیْر میں تحریر فرمایا ہے کہ قرآن مجید میں پانچ قسم کے علوم بیان کئے گئے ہیں۔

۱۔ علم احکام ۲۔ علمِ مناظرہ
۳۔ علم تذکیر بآلاء اللہ ۴۔ علم تذکیر بایام اللہ
۵۔ علم تذکیر موت

قرآنِ مجید میں ایسی آیات کی تعداد جن میں صراحت سے مختلف احکام کا ذکر ہے ۱۵۰ ہے۔ ایسی آیات جن سے مختلف احکام کے سلسلہ میں استنباط کیا جاتا ہے ان کی تعداد ۵۰۰ ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے ان ۵۰۰ آیات سے ۳ لاکھ امور کا استنباط کیا ہے۔ ایسی آیات کی تعداد جن میں مختلف علوم کا واضح ذکر یا اشارہ پایا جاتا ہے ۷۵۰ ہے۔ حضرت ابنِ عربی نے لکھا ہے کہ ان آیات سے ۷۰ ہزار علوم کا استنباط ہوتا ہے۔

قرآن مجید میں قرآن کا لفظ ۶۲ دفعہ آیا ہے۔ بعض نے یہ تعداد ۶۴ بیان کی ہے۔

قرآن مجید میں اللہ کا لفظ ۲۵۸۴ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

قرآنِ مجید میں ۲۶ انبیاء کا، ۶ فرشتوں کا (واضح طور پر) ایک صحابی (حضرت زیدؓ) کا اور ۲ کفار کا صراحت کے ساتھ ذکر پایا جاتا ہے یعنی ان کا نام استعمال ہوا ہے۔

قرآنِ مجید میں جو اعداد و شمار استعمال ہوئے ہیں وہ درج ذیل ہیں:۔

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۳۰۔ ۴۰۔ ۵۰۔ ۶۰۔ ۷۰۔ ۸۰۔ ۹۰۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۲۰۰۔ ۳۰۰۔ ۴۰۹۔ ۹۵۰۔ ۱۰۰۰۔ ۳۰۰۰۔ ۵۰۰۰۔ ۵۰۰۰۰۔ ۱۰۰۰۰۰۔

قرآن مجید میں ۶ پھلوں کا (یعنی انجیر۔ کیلا۔ انگور۔ کھجور۔ انار اور زیتون) ۴ پرندوں کا (یعنی کوّا۔ ہُدہُد اور ابابیل) اور ۸ جانوروں کا (یعنی اونٹ۔ بکری۔ دُنبہ۔ گائے۔ ہاتھی۔ گھوڑا۔ گدھا اور خچر) ذکر آیا ہے۔

آخر میں یہ ذکر کر دینا مناسب ہو گا کہ خاکسار نے یہ سب باتیں اپنی معلومات اور کوشش کی حد تک درج کی ہیں اور حق یہ ہے کہ ابھی اس سلسلہ میں مزید تحقیق کا وسیع میدان ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ بالآخر میں حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے اس ارشاد مبارک کو دوبارہ درج کر کے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں کہ دراصل یہی ارشاد اس مضمون کے لکھنے کا محرّک ثابت ہوا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف کے حروف اور ان کے اعداد بھی معارفِ مخفیہ سے خالی نہیں ہوتے"

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

درخواستِ دعا

۱۔ میرا سب سے چھوٹا لڑکا عزیزم منصور احمد قریشی آجکل لنڈن میں بی۔ ایس سی انجینئرنگ کا آخری امتحان دے رہا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ اسے شاندار کامیابی عطا فرمائے۔ اس کے وجود کو سلسلہ عالیہ کے لئے اپنے خاندان کے لئے مفید کرے۔

(ضیاء الدین احمد قریشی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور)

۲۔ خاکسار کے والد سردار دوست محمد خان صاحب چغتائی بعارضہ قلب شدید بیمار ہیں دو ماہ تک خطرناک حالت میں راولپنڈی ملٹری ہسپتال میں زیرِ علاج رہنے کے بعد گھر لائے تو حالت اور بھی خراب ہو گئی ہے۔ بزرگانِ سلسلہ سے والد صاحب محترم کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (فیض احمد چغتائی کوٹلی۔ آزاد کشمیر)

لازمی چندہ جات کی ادائیگی ماہ بماہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں (ناظر بیت المال آمد)

انکسار اور تواضع

تواضع اختیار کرنے والا انسان ہمیشہ دوسروں کی عزت اور احترام کا خیال رکھتا ہے۔ کسی کی خودداری کو ٹھیس نہیں پہنچنے دیتا اور دوسروں کے ساتھ شفقت اور ہمدردی اپنا فرض سمجھتا ہے۔

فروتنی اور تواضع ہر حالت میں ضروری ہے خواہ انفرادی زندگی ہو یا اجتماعی حیات امن کا زمانہ ہو یا جنگ کا قرنِ اوّل کے مسلمانوں پر ہر وقت یہ صفت طاری رہتی تھی۔ فتح پر فتح حاصل ہو رہی تھی مگر کبھی زبان پر فخر و غرور کا ایک کلمہ تک نہ آیا تھا۔ بیٹھتے اٹھتے لوگوں سے گفتگو کرتے کوئی بات ایسی ظاہر نہ ہوتی تھی جس سے ان کی فقیرانہ شان مجروح ہوتی۔ ان کا رعب اور جاہ و جلال ان کی دیانتداری خدا ترسی اور عدل و انصاف سے قائم تھا۔ مادی کروفر اور ظاہرداری و نمائش سے ان کی شان بہت بلند تھی۔ ان کی فروتنی اور خاکساری نے ان کو بلندی تک پہنچا دیا تھا۔ گو وہ اپنی نظروں میں حقیر تھے مگر دنیا نے ان کی عظمت و سربلندی کا اعتراف کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی سے مروی ہے آپؓ نے ایک دن خطبہ میں منبر فرمایا۔ لوگو فروتنی اور خاکساری اختیار کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپؐ فرماتے تھے جو اللہ کے لئے خاکساری کا رویہ اختیار کرے گا۔ اللہ تعالےٰ اسکو بلند کرے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اپنے خیال اور اپنی نگاہ میں تو چھوٹا ہوگا مگر عام بندوں کی نگاہوں میں اونچا ہوگا اور جو کوئی تکبر اور بڑائی کا رویہ اختیار کرے گا تو اللہ تعالےٰ اس کو نیچے گرا دے گا وہ عام لوگوں کی نگاہوں میں ذلیل و حقیر ہو جائے گا۔ اگرچہ اپنے خیال میں بڑا ہوگا۔ لیکن دوسروں کی نظروں میں ذلیل ہوگا۔

عیاض بن حماد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے میری طرف وحی فرمائی اور حکم بھیجا ہے کہ تواضع اور خاکساری اختیار کرو جس کا نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ کوئی کسی پر ظلم و زیادتی نہ کرے اور کوئی کسی کے مقابلے میں فخر نہ کرے اور بخاری و مسلم میں حضرت حارثہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو بتلاؤں کہ جنتی کون ہے ہر وہ شخص جو معاملے اور برتاؤ میں کھرا اور سخت نہ ہو۔ عاجزوں اور کمزوروں کا سا اس کا رویہ ہو اور اس لئے لوگ اس کو کمزور سمجھتے ہوں اور اللہ تعالےٰ کے ساتھ اس کا تعلق ایسا ہو کہ اگر وہ اللہ پر قسم کھائے تو اللہ اس کی قسم پوری کر دکھائے۔ اور کیا میں تم کو بتاؤں دوزخی کون ہے۔ ہر اکھڑ، بدخو اور مغرور شخص، اس سے مراد ضعف و کمزوری نہیں جو قوت سے طاقت کے مقابلے میں بولی جاتی ہے اس لئے کہ کمزوری کوئی قابل تعریف صفت نہیں ہے اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دوسروں کی طرح معاملہ کرتا ہے۔ نرمی اور تواضع برتتا ہے شریف الطبع ہے نرم خو ہے اخلاقی اور معاشرتی حیثیت سے تواضع و انکساری کے جو نتائج ظاہر ہوتے ہیں ان میں سے چند یہ ہیں تواضع اختیار کرنے والا انسان ہمیشہ دوسروں کی عزت و احترام کا خیال رکھتا ہے کسی کی خودداری کو ٹھیس نہیں پہنچنے دیتا۔ دوسروں کے ساتھ شفقت و ہمدردی اپنا فرض سمجھتا ہے۔ سلام کرنے میں پہل کرتا ہے۔ اس کی فروتنی اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ اس لئے وہ شہرت کا بھوکا نہیں ہوتا۔ بڑے سے بڑے کارنامے انجام دینے کے باوجود اپنی بڑائی نہیں کرتا۔ ہر کامیابی کے بعد اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتا ہے رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ اس کے اخلاق کی تصویر ہے۔ وہ اپنے مسلمان بھائیوں سے ملتا ہے تو بہت ہی محبت اور اخلاص سے ملتا ہے اس کی ایک شان اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ بھی ہے۔ وہ مسلمانوں کے سامنے اپنے خاکساری کے بازو جھکا دیتا ہے وہ مہر و محبت کا پیکر اور اخلاق کا مجسمہ ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف ایک تکبر کرنے والا انسان عام انسانوں کے ساتھ بیٹھنا اٹھنا کھانا پینا بات چیت کرنا بھی اپنی شان کے خلاف سمجھتا ہے وہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے رہیں۔ دوسروں کی عزت اس کی نگاہ میں کوئی عزت نہیں ہوتی۔ وہ اپنی عزت اس میں سمجھتا ہے کہ لوگ اس کو پہلے سلام کریں ہر جگہ نمایاں ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ مجلسوں میں خاص مقام حاصل کرنے کا خواہشمند رہتا ہے اس کا ملنا جلنا ایک رسم ہوتی ہے۔ دل کا لگاؤ بہت کم ہوتا ہے۔ اس کو ہر وقت اپنی فضیلت و برتری کی فکر دامن گیر رہتی ہے۔ ایک مغرور انسان جھوٹے وقار کا ہر وقت بھوکا رہتا ہے۔

(ماخوذ)

وعدہ فضل عمر فاؤنڈیشن کی ادائیگی

احباب کا ذوق و شوق

فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں وعدہ کرنے والے افراد جماعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بڑی توجہ کے ساتھ کوشش فرما رہے ہیں کہ وہ اپنے موعودہ عطیے ۳۰ جون سے قبل ادا کر دیں۔ ان کے اسماء گرامی الفضل میں دعا کی غرض سے شائع ہوتے رہتے ہیں۔

۱۔ محترمہ بیگم صاحبہ محترم خان عباس احمد خان صاحب ۵ ڈیوس روڈ لاہور نے اپنا وعدہ ایک ہزار روپیہ چیک بھیجکر پورا فرما دیا ہے۔ جزاھم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء۔

۲۔ محترم خان عباس احمد خان صاحب پندرہ ہزار کا وعدہ پورا ادا فرما چکے ہیں۔ اب آپ اپنے بچوں کی طرف سے جن کے اسماء ذیل میں درج ہیں۔ پانصد روپیہ کا چیک بھجوایا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

۱۔	محترم خان جعفر احمد خان صاحب	۱۰۰ — —
۲۔	" فاروق احمد خان صاحب	۱۰۰ — —
۳۔	محترمہ منصورہ باسمہ صاحبہ (دختر)	۱۰۰ — —
۴۔	محترم خان سلمان احمد خان صاحب	۱۰۰ — —
۵۔	" فرخ احمد خان صاحب " انور احمد خان صاحب	۵۰ — — ۵۰ — —

اللہ تعالےٰ آپ پر اور آپ کے خاندان پر اپنے افضال خاصہ نازل فرمائے آمین

۳۔ محترم شیخ محمد اسلم صاحب دنیا پور ضلع ملتان اپنے وعدہ میں متواتر اضافہ کر کے پہلے ۲۰۰۰/- تک پہنچایا تھا۔ اس کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مبارک دور خلافت کے عرصہ باون سال کو مدنظر رکھتے ہوئے فی سال ایک سو روپیہ کے حساب سے ۵۲۰۰/- تک اپنے عطیہ کو پہنچانے کا وعدہ فرمایا۔ چنانچہ بقیہ ایک ہزار روپیہ بھی آپ نے ادا فرما کر عطیہ کی موعودہ رقم ۵۲۰۰/- روپے پوری کر دی ہے۔ جزاہ اللہ تعالےٰ احسن الجزاء

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

خدام الاحمدیہ کے کام کی اہمیت

خدام الاحمدیہ کا کام نہایت اہم اور دور رس نتائج کا حامل ہے۔ اس کی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر خدام کو پورے اخلاص سے خدمت کے لئے آگے آنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں۔

"مجالس خدام الاحمدیہ کے نوجوانوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کے کام کے اثرات صرف موجودہ زمانہ کے لوگوں تک ہی محدود نہیں رہیں گے۔ بلکہ اگر وہ اس خوشدلی اور اخلاص کے ساتھ کام جاری رکھیں گے تو آئندہ نسلوں تک ان کے نیک اثرات جائیں گے۔ اور جس طرح آج صحابہ کا ذکر آنے پر بے اختیار رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کا فقرہ زبان سے نکل جاتا ہے اسی طرح انکا نام لے کر آئندہ آنے والی نسلوں کا دل خوشی سے بھر جائے گا اور وہ ان کی ترقی مدارج کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کریں گے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ جس کام کو شروع کریں اسے استقلال سے کرتے چلے جائیں۔ جو شخص اس جدوجہد میں کھڑا ہوگا۔ وہ گر جائے گا اور سلامت وہی رہے گا جو اپنے قدم کی تیزی میں کمی نہیں آنے دیگا (الفضل ۲۱ نومبر ۱۹۳۳ء)

حضور کا یہ ارشاد مجالس کے لئے لمحہ فکریہ ہے ایسی مجالس کو بہت توجہ کرنی چاہیئے اور اپنے قدم کو تیز (سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ) کی کوشش کرنی چاہیئے

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصدی ادائیگی

مندرجہ ذیل احباب نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں اپنے موعودہ عطیہ کی سو فیصدی ادائیگی فرما دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان مخلصین کو اپنے دینی اور دنیوی انعامات سے سرفراز فرماوے۔ آمین۔

نمبر شمار	نام		رقم عطیہ
۱	مکرم راجہ محمد یعقوب خان صاحب کارکن خلافت لائبریری ربوہ	..	۷۰
۲	" چوہدری حسن محمد خان صاحب عارف وکیل التبشیر ربوہ	..	۱۰۰
۳	" ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پرویز پروازی دارالرحمت وسطی	..	۳۰۰
۴	محترمہ مسز امۃ المجید پروازی صاحبہ	" ..	۳۰۰
۵	چوہدری عبد المجید صاحب کارکن دفتر محاسب سرگودھا	..	۱۵۰
۶	ماسٹر نذیر احمد صاحب چک ۳۷ جنوبی سرگودھا	..	۲۰
۷	محترم شیخ روشن الدین صاحب تنویر ایڈیٹر الفضل ربوہ	..	۳۲۰
۸	مکرم قاضی لئیق احمد صاحب انصاری دارالرحمت وسطی ربوہ	..	۲۵
۹	" چوہدری مبارک احمد صاحب کارکن دارالضیافت ربوہ		۱۲۶
۱۰	" ڈاکٹر سید مسعود احمد شاہ صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ	..	۱۰۵
۱۱	" میاں غلام احمد صاحب آف انصاف کمپنی لائل پور		چار ہزار دو سو روپے
۱۲	" میاں محمد اسمٰعیل صاحب دارالیوری	" ..	۵۰۰
۱۳	" بی۔ اے جمیل صاحب	" ..	۲۰۰
۱۴	" چوہدری بشیر احمد صاحب XEN	" ..	۷۵۰
۱۵	" رانا منظور احمد صاحب	" ..	۳۰۰
۱۶	" شیخ اللہ بخش صاحب خود	..	۱۰۵
	منجانب والد صاحب	..	۱۰۵
	" اہلیہ صاحبہ		۱۰۰
	" شیخ غلام محمد صاحب	..	۱۰۰
۱۷	" قاضی محمد شریف صاحب مائی دی جھگی	..	۱۰۰
۱۸	" سید مشتاق احمد صاحب ہاشمی	" ..	۱۰۱
۱۹	" سید علی حسین صاحب	"	۱۰۱
۲۰	" خان محمد عیسےٰ خان صاحب	" ..	۱۰
۲۱	" چوہدری ناصر احمد صاحب کریم نگر	" ..	۵۰۰
۲۲	" حمید الدین صاحب	" ..	۱۰۰
۲۳	" چوہدری عبد الغنی صاحب	" ..	۲۵
۲۴	" رحیم بخش صاحب مع پسران	" ..	۱۰۱
۲۵	" عبد الرشید صاحب بھٹی	" ..	۳۰۰
۲۶	" پروفیسر عبد الرشید غنی صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ		۱۰۰

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

غیر معمولی جدوجہد کی ضرورت ہے

روحانی میدان میں کوشش کا عامی رنگ جری اللہ فی حلل الانبیاء کی طرف منسوب ہونے والوں کو ہرگز نہیں جچتا بلکہ ضرورت ہے۔ اس میدان میں "لعلک باخع" والی جدوجہد اور تڑپ کی جو محض اس کے خاص فضل سے ہی نصیب ہو سکتی ہے۔ لہٰذا ظاہری کوشش کے ساتھ کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ ہماری روح ہر لمحہ اس کے آستانہ پر جھکی رہے۔ ما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم

(قائد ایثار)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

داخلہ جے وی کلاس چنیوٹ

حسب اطلاع منجانب مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ نارمل سکول چنیوٹ داخلہ جے وی کے لئے درخواستیں آنمکرم کی خدمت میں ۱۹ تک بصیغہ رجسٹری پہنچنی ضروری ہیں۔

شرائط: عمر ۱۷ تا ۲۲ ۔ قابلیت میٹرک

درخواست کے ہمراہ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹوں کی مصدقہ نقول ارسال ہوں

(۱) سند میٹرک (۲) پروینشل ویکیرنگ سرٹیفکیٹ (۳) حاصل کردہ نمبروں کی تصدیق (۴) سرٹیفکیٹ تدریسی تجربہ اگر ہو (۵) نقل اندراجات رجسٹر داخل خارج آخری سکول یا تصدیق ڈی سی صاحب ضلع دربارہ سکونت (۶) تصدیق ڈی آئی صاحب مدارس بصورت پسر مدارس (۷) ڈسچارج سرٹیفکیٹ بصورت سابق فوجی (۸) سرٹیفکیٹ ڈی سی صاحب ضلع بصورت فرد لیست اقوام

(ناظر تعلیم)

اراکین انصار اللہ اور چندہ

مجلس انصار اللہ کی مالی ضروریات کو پورا کرنا ہم سب کی برابر کی ذمہ داری ہے۔ اسلئے ایسی تمام مجالس سے جو کسی وجہ سے ابھی تک اپنی اس ذمہ داری کو پورا نہیں کر سکیں درخواست ہے کہ وہ اپنے اس فرض کو ادا کرنے کی طرف فوری طور پر متوجہ ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ۔ مرکزیہ۔ ربوہ)

خدمت کے ہزاروں رنگ

اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت بجالانے کے ہزاروں رنگ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے روحانی رفعتوں تک کامیابی کے ساتھ رسائی حاصل کرنے کے لئے "مما رزقنٰھم ینفقون" کو ایک ضروری زینہ قرار دیا ہے۔ لہٰذا پوری امید کی جاتی ہے کہ قیادت دیثار کے لائحہ عمل کو اس جذبہ کے ساتھ عملی جامہ پہنانے کی سعی فرمائی جائے گی اور آئندہ ہر آنے والی ماہوار رپورٹ میں درج شدہ اعداد و شمار اس معیار پر پورے اتریں گے

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد ایثار)

نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ

نصرت انڈسٹریل سکول پہلی جولائی سے ۳۱ اگست تک کھلا رہے گا۔ تاکہ جو پرائیویٹ لڑکیاں ایک ماہ کام سیکھنے کی خواہش مند ہیں وہ کام سیکھ سکیں مندرجہ ذیل کام سکھائے جائیں گے

۱ - مشین ایمبرائڈری (۲) فرنک ورک یعنی کھڈی کام
۳ - پینٹنگ (۴) ہینڈ ایمبرائڈری
۵ - کٹنگ ورک فیس دس روپے ماہوار ہوگی

داخلہ پہلی سے شروع ہو جائیگا۔ اگر تین تاریخ تک لڑکیاں نہ پہنچ سکیں تو چار تاریخ کو سکول بند کر دیا جائے گا۔

(ہیڈ مسٹرس نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

وعدہ جات میں اضافہ کی تحریک پر مخلصانہ لبیک

مکرم ناصر احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ چیمہ ضلع سیالکوٹ مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشادات کی روشنی میں اکثر مخلصین جماعت نے اپنے وعدوں میں اضافہ پیش کر دیا ہے۔ جنہیں مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب بھی شامل ہیں۔ آنمکرم نے اپنے وعدہ بقدر ۲۹/- روپے میں ۲۹/- روپے کا اضافہ کر کے اب ایکسو روپے کا وعدہ پیش کیا ہے اس طرح آپ معاونین خاص کی صف میں شامل ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ مخلصین کو اجر عظیم سے نوازے۔ قارئین کرام سے سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

مغربی پاکستان کے فاضل بجٹ کا اعلان

لاہور یکم جولائی۔ مغربی پاکستان کے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر اور گورنر لفٹیننٹ جنرل عتیق الرحمٰن خان نے کل ۷۰-۶۹ء کے مالی سال کے لئے ۲ ارب ۱۸ کروڑ روپے کے بجٹ کا اعلان کیا ہے آئندہ سال اخراجات کا تخمینہ ۲ ارب ۵ کروڑ روپے ہے۔ اس طرح ۳ کروڑ روپے کی بچت ہوگی۔ آئندہ سال ترقیاتی کاموں پر ایک ارب ۹۰ روپے خرچ کئے جائیں گے۔ علاوہ ازیں مرکزی حکومت نے بھی عوامی بہبود کے کاموں کے لئے صوبے کو مزید ۴۰ کروڑ روپے دیئے ہیں۔ اس سلسلے میں تعلیم، صحت عامہ، کم آمدنی والے لوگوں کے لئے رہائشی سہولتیں اور سڑکوں کی تعمیر و توسیع کے لئے زیادہ رقوم مختص کی گئی ہے۔

نظر ثانی شدہ تیسرے ترقیاتی منصوبہ کے مطابق ۷۰-۱۹۶۵ء تک منصوبہ کی مدت کے دوران مغربی پاکستان کی ترقی کے لئے ۱۲ ارب روپے خرچ کئے جانے ہیں۔ اس سلسلے میں آئندہ مالی سال کے دوران صوبہ کے ترقیاتی مصارف کا اندازہ ایک ارب ۹۰ کروڑ روپے ہے مرکزی حکومت کی طرف سے وصول ہونے والے ۴۰ کروڑ روپے صرف سماجی بہبود کے کاموں پر خرچ کئے جائیں گے۔ اور شہری اور دیہی علاقوں کو ترقی دی جائے گی۔

صوبائی بجٹ کے نئے ٹیکس ایک نظر میں

- آبیانہ میں پندرہ فی صد اضافہ کر دیا گیا
- شرط لگانے پر ٹیکس ۵ فی صد سے بڑھا کر دس فی صد کر دیا گیا ہے۔
- بجلی پر ٹیکس میں اضافہ کیا گیا ہے۔ گھریلو اور تجارتی اداروں میں ایک پیسہ فی یونٹ سے بڑھا کر ۲ پیسہ فی یونٹ اور صنعتی اداروں کے لئے چار یونٹوں پر ایک پیسہ کی بجائے دو یونٹوں پر ایک پیسہ کی شرح سے ٹیکس وصول کیا جائے گا۔
- تمام دستاویزات پر عاید ہونے والی سٹیمپ ڈیوٹی (زنان جوڈیشل) پر نظر ثانی کر کے اس میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ ٹیکس جمع کرانے کے لئے استعمال ہونے والے کاغذات جن کی قیمت ایک روپیہ سے ۲۸ روپیہ تک تھی بڑھا کر ۲ روپے سے ۴ روپے کر دی گئی ہے۔
- سینماؤں کا تفریحی ٹیکس سینما کی نشستوں کی بنیاد پر یک مشت وصول کیا جائے گا۔
- یادگار یوم پاکستان سیس ختم کر دیا گیا ہے اور اس کی جگہ ویلفیئر سیس شروع کر دیا گیا ہے جو ہر سینما ٹکٹ پر ۱۰ پیسے اور گھڑ دوڑ میں سو لیت کی ہر ٹکٹ پر ایک روپیہ کے حساب سے وصول کیا جائے گا۔
- ریسنگ میچوں، تعلیمی، ثقافتی یا کھیلوں کی تقریبات پر جن کا انتظام تسلیم شدہ ادارے یا ایسوسی ایشن کریں گی تفریحی ٹیکس ختم کر دیا گیا ہے۔

مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی پریس کانفرنس

لاہور۔ یکم جولائی۔ مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر زون اے و گورنر مغربی پاکستان لفٹیننٹ جنرل عتیق الرحمٰن خان نے ۱۹۷۰ء کے مالی سال کے لئے ۲ ارب ۱۸ کروڑ روپے کے بجٹ کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ نئی حکومت سماجی بہبود، تعلیم، صحت عامہ، اور کم آمدنی والے لوگوں کو رہائشی سہولتیں فراہم کرنے پر زیادہ توجہ دے رہی ہے آئندہ سال صحت و تعلیم کے شعبوں پر ۴۶ کروڑ ۱۴ لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے۔ محنت اور زرعی شعبوں کی پر بھی توجہ دی گئی ہے اس طرح سماجی انصاف اور اقتصادی ترقی کی رفتار میں توازن قائم رکھا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ رواں مالی سال مغربی پاکستان کے لئے سیاسی اور مالیاتی اعتبار سے مشکلات کا آئینہ دار تھا۔ پورے صوبہ میں ہنگاموں کی وجہ سے قوم کی اقتصادی زندگی متاثر ہوئی۔ اس صورتحال میں نظم و ضبط کی بحالی ناگزیر تھی۔ اس کے بعد حکومت نے صوبہ

کیوبیلسٹم کی ادویات کے متعلق معززین کے تجربات

پائیوریا سے نجات

"پرانے پائیوریا کی وجہ سے میرے مسوڑھوں سے بہت خون نکلتا تھا اور دانت بھی ہلتے تھے" انٹی پائیوریا" کھانے سے نہ صرف خون نکلنا ہی بند ہو گیا بلکہ دانت بھی بتدریج مضبوط ہوتے جا رہے ہیں۔ انٹی پائیوریا واقعی حیرت انگیز دوا ہے

(اقتباس از چٹھی کرم محمد امین صاحب چوہدری، ۲۶ صلاح الدین سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور ۴)

مکمل کورس ۱۰/- تفصیلی پمفلٹ بالکل مفت

معطی حضرات ایوانِ محمود کی خدمت میں

معطی حضرات ایوانِ محمود کے اسماء گرامی کندہ کروا دیئے گئے ہیں۔ ایسے احباب جن کے وعدہ کی ادائیگی میں سے کچھ بقایا ہے ان سے التماس ہے کہ جلد از جلد بقایا ادا فرمائیں تاکہ ان کے اسماء گرامی بھی کندہ کرائے جا سکیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

ماہ جون ہمارے مالی سال کا آٹھواں مہینہ ہے۔ تدریجی بجٹ کے لحاظ سے اب تک ہر مجلس کے بجٹ کا کم از کم دو تہائی حصہ وصول ہو کر مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے قائدین حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اپنی مجالس کا جائزہ لیں۔ اگر وصولی میں کمی ہے تو جلد از جلد کمی کو پورا کرنے کی کوشش کریں اور وصول شدہ رقم ۳۰ر جون سے پہلے پہلے مرکز کو ارسال کریں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فوجی بھرتی کا پروگرام بابت جولائی ۱۹۶۹ء

تاریخ	دن	مقام بھرتی	ضلع
۳-۷-۶۹	جمعرات	ریسٹ ہاؤس میانوالی	میانوالی
۸-۷-۶۹	منگل	" شاہ نکڈر	سرگودھا
۹-۸-۶۹	بدھ	" جوہر آباد	سرگودھا
۱۲-۸-۶۹	ہفتہ	" شورکوٹ روڈ	جھنگ
۱۵-۸-۶۹	منگل	" پیل	سرگودھا
۱۷-۸-۶۹	جمعرات	" جھنگ	جھنگ
۱۹-۸-۶۹	ہفتہ	" موسیٰ خیل	میانوالی
۲۲-۸-۶۹	منگل	" چنیوٹ	جھنگ
۲۳-۸-۶۹	بدھ	" مٹھہ ٹوانہ	سرگودھا
۲۵-۸-۶۹	جمعہ	" بھکر	میانوالی
۲۹-۸-۶۹	منگل	" میانی	سرگودھا

نوٹ:- بھرتی صبح نو بجے ہوگی۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ اپنے ہمراہ لائیں۔
عمر: ۱۷ سال سے ۲۳ سال تک
سائنس کے ساتھ میٹرک پاس لڑکوں کو نیوی میں بھرتی کیا جاتا ہے۔

(ناظر امور عامہ)

ضروری اعلان

بل اخبار الفضل ماہ احسان ۱۳۴۸ ہش (جون ۱۹۶۹ء) ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ براہ مہربانی ان بلوں کی ادائیگی ۱۰ر وفا (جولائی) تک فرما دیں۔ ورنہ مجبوراً ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی۔

(منیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

درخواستِ دعا

میری اہلیہ کا اپریشن لائل پور کے سول ہسپتال میں عنقریب ہو رہا ہے احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے اپریشن کی کامیابی و صحت کی بحالی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے

(عبدالغفور کارکن دفتر وقف عارضی۔ سلیمہ)

حواہ خواہشات کی روشنی میں مختلف شعبوں میں ترجیحات کا از سر نو جائزہ لیا اور آئندہ سال کے بجٹ میں ان کو اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ کم آمدنی والے طبقوں کو فائدہ پہنچے عام آدمی پر ٹیکسوں کا بوجھ نہ رہے اور ترقیاتی کام جاری رہیں۔

نیک اعمال بجالانے والوں کو ایسا بدلہ ملے گا جو اُن کی قربانیوں سے ہزاروں گنا افضل ہوگا

جو خدائی ارادوں میں روک بنے گا وہ اور اسکی آئندہ نسلیں خدائی برکات سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو جائیں گی۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ النمل کی آیات مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"دنیوی نقطۂ نگاہ سے اس آیت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو افراد اسلام کے دوبارہ احیاء کے لئے قربانیاں کریں گے۔ انہیں اپنی ان قربانیوں کا جب بدلہ ملے گا تو وہ ایسا حیرت انگیز ہوگا کہ اس کے مقابلہ میں ان کی قربانیاں کوئی بھی حیثیت نہیں رکھیں گی۔۔۔

۔۔۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم و آلہٖ وسلم کے ایک صحابیؓ شہید ہوئے۔ آپ نے ان کے بیٹے کو دیکھا کہ وہ سر نیچے ڈالے ہوئے افسردگی کی حالت میں جا رہا ہے۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا بات ہے اس نے کہا یا رسول اللہ! میرا باپ شہید ہو گیا ہے اور پیچھے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں ان کے خیال سے میں متفکر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا اگر تمہیں علم ہوتا کہ تمہارے باپ سے اللہ تعالےٰ نے کیا سلوک کیا ہے تو تم اس طرح افسردہ نہ ہوتے۔ پھر آپؐ نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے تمہارے باپ کی رُوح کو اپنے سامنے حاضر کیا اور کہا میں تم سے بہت خوش ہوں۔ تم جو کچھ مانگنا چاہتے ہو مانگو میں تمہاری ہر خواہش کو پورا کرنے کے لئے تیار ہوں اس پر تمہارے باپ نے کہا کہ خدایا میری صرف اتنی خواہش ہے کہ مجھے دوبارہ زندہ کر کے دُنیا میں بھیجا جائے تا میں پھر اسلام کی خدمت کرتا ہوا مارا جاؤں۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا مجھے اپنی جان ہی کی قسم ہے کہ اگر میں نے یہ قانون نہ بنا دیا ہوتا کہ میں کسی انسان کو دوبارہ دُنیا میں واپس نہیں بھیجوں گا تو میں تیری اس خواہش کو ضرور پورا کر دیتا۔ (ترمذی جلد ۲ ابواب التفسیر)

غرض یہ ایک حقیقت ہے کہ انسان کو وقت سے پہلے قربانیاں بڑی بھاری اور گراں نظر آتی ہیں مگر جب ان قربانیوں کا نتیجہ نکلتا ہے تو اسے اپنی قربانیاں بالکل حقیر نظر آنے لگتی ہیں۔ ہر طالب علم جو سکول جاتا ہے وہ اپنا سکول جانا کتنی مصیبت سمجھتا ہے لیکن تمہیں کوئی طالب علم ایسا نظر نہیں آئے گا جو اپنی گزشتہ محنت پر افسوس کا اظہار کرتا ہو۔ بلکہ جب اسکی محنت کا نتیجہ نکلتا ہے اور وہ دنیا میں بڑے بڑے مراتب حاصل کرتا ہے تو اسے اپنی محنت بالکل حقیر نظر آتی ہے۔

یہی مضمون اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں بیان فرمایا ہے کہ جو شخص نیک اعمال بجالائے گا اسے اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایسا بدلہ ملے گا جو اسکی قربانیوں سے ہزاروں گنا افضل ہوگا۔ لیکن جو شخص اللہ تعالےٰ کی اس سکیم کے راستہ میں روک بن کر کھڑا ہوگا وہ اپنے مونہہ کے بل گرے گا اور ناکامی و نامرادی کا جہنم اسے مجلس کر رکھ دے گا۔ اور وہ اور اس کی آئندہ نسلیں اللہ تعالےٰ کی برکات سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو جائیں گی۔

(تفسیر کبیر سورۃ النمل صفحہ ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶)

خادم مسجد کی ضرورت

مسجد احمدیہ دہلی دروازہ لاہور کے لئے ایک مخلص اور مستعد خادم مسجد کی ضرورت ہے۔

تنخواہ وغیرہ کا تصفیہ خود کتابت یا بالمشافہ گفتگو کے ذریعہ کیا جائے۔ درخواستیں اپنے حلقہ کے امیر صاحب یا صدر صاحب کی سفارش سے آنی ضروری ہیں تھوڑا بہت لکھے پڑھے کو ترجیح دی جائے گی۔

(خواجہ محمد شریف صدر حلقہ دہلی دروازہ لاہور)

ملتان میں خوفناک باد و باراں، تین افراد ہلاک ہو گئے

شہر کے نشیبی علاقوں میں پانی بھر گیا

ملتان ۲ جولائی۔ ملتان میں کل شام زبردست طوفان باد و باراں آیا۔ جس سے شہر میں متعدد مکان گر گئے۔ مکانوں کے ملبے تلے دب کر تین افراد ہلاک اور دس زخمی ہو گئے شہر کے نشیبی علاقوں میں پانی بھر گیا۔ اور بعض جگہوں پر چھ چھ فٹ گہرا پانی کھڑا ہے

طوفان کا زور کوئی ایک گھنٹہ رہا محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ آج ملتان میں آنے والی آندھی کی رفتار تقریباً ستر میل فی گھنٹہ تھی۔ اس کے ساتھ ہی زور کی بارش ہوئی۔ جس سے شہر کے نشیبی علاقوں میں پانی بھر گیا۔ محلہ غریب آباد میں ایک مکان کی چھت گرنے سے دو بچے ہلاک ہو گئے۔ ایک اور دیوار گرنے سے ایک شخص ہلاک ہوا ہے جس کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔

بارش کے پانی کے باعث حسین آگاہی کے علاقے میں سڑک کے فٹ پاتھ بہہ گئے اور وہاں پانچ پانچ فٹ گہرے گڑھے پڑ گئے حرم گیٹ اور بوہڑ گیٹ کے درمیان حصے میں سڑک پر کئی فٹ گہرا پانی کھڑا ہے شہر کے بعض دوسرے نشیبی علاقوں میں بھی پانی بھر گیا ہے۔

آندھی کے باعث شہر اور نواحی علاقوں میں بجلی اور ٹیلی فون کے کھمبے گر گئے۔ جس سے شہر میں بجلی کی سپلائی معطل ہو گئی۔ شہر کے بیشتر ٹیلی فون بھی خراب ہو گئے۔ رات گئے تک شہر کے اکثر علاقوں میں بجلی بحال نہیں ہو سکی تھی۔

نئی تعلیمی پالیسی کا اعلان کل ہوگا

اسلام آباد۔ ۳ جولائی۔ صدر کی انتظامی کونسل کے رکن ایئر مارشل نور خان ۳ جولائی کو حکومت کی نئی تعلیمی پالیسی کا اعلان کریں گے۔ ایئر مارشل ۵ جولائی کو ایک پریس کانفرنس میں لیبر پالیسی کا بھی اعلان کریں گے۔

محترمہ حسین بی بی صاحبہ وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ حسین بی بی صاحبہ بیوہ ملک محمد حنیف خان صاحب مرحوم آف امین آباد (جو محترم ملک صفدر علی خان صاحب سیکرٹری پاکستان ریڈ کراس کراچی کی حقیقی خالہ تھیں) ۲۹ جون ۱۹۶۹ء بعد از اتوار چار بجے شام لاہور میں بعمر ۷۰ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ چنانچہ محترم ملک صفدر علی خان صاحب اور دیگر اعزہ جنازہ ۳۰ جون کی صبح کو ربوہ لائے۔ نماز جنازہ امیر مقامی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دس بجے قبل دوپہر احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں پڑھائی معہ جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحومہ کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ بہت نیک اور پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔ ان کی کوئی اولاد زندہ نہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز ان کے اعزہ کو صبر کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴